اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات میں

(۴۴)

فسانۂ ابن سبا
ایک جدید تحقیق

تالیف:

حجۃ الاسلام شیخ اسد حیدر

ترجمہ:

حجۃ الاسلام شیخ محمد علی توحیدی

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

www.ketab.ir

سرشناسه : حیدر، اسد، ۱۹۱۱ - ۱۹۸۰م. Haidar, Asad
عنوان قراردادی : عبدالله‌بن سبا من منظور آخر .اردو
عنوان و نام پدیدآور : فسانه ابن سبا/تالیف اسد حیدری ؛ ترجمه محمدعلی توحیدی.
مشخصات نشر : قم: مجمع جهانی اهل‌بیت(علیهم السلام)، ۲۰۲۴م.=۱۴۰۳.
مشخصات ظاهری : ۹۸ص.
فروست : اهل‌بیت علیهم‌السلام کی تعلیمات مین؛ ۴۳.
شابک : 978-964-7756-34-1
وضعیت فهرست نویسی : فیپا
یادداشت : زبان: اردو.
موضوع : عبدالله بن سبا، -۴۰؟ق.
موضوع : غلاة شیعه Shiite extremists●
احادیث اهل سنت --- قرن ۱۴ Hadith (Sunnites) -- Texts -- 20th century●
شناسه افزوده : توحیدی، محمدعلی، ۱۹۵۵- م.، مترجم
رده بندی کنگره : BP۲۴۱/۸ ۲س/
رده بندی دیویی : ۵۳۸/۲۹۷
شماره کتابشناسی ملی : ۹۸۸۷۰۷۵
اطلاعات رکورد کتابشناسی : فیپا

www.ketab.ir

اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات میں (۴۳)
افسانۂ ابن سبا

تالیف: حجۃ الاسلام شیخ اسد حیدر / تحقیقی کمیٹی
ترجمہ: حجۃ الاسلام شیخ محمد علی توحیدی
تصحیح: حجۃ الاسلام شیخ سجاد حسین
نظر ثانی: محمد عباس ہاشمی
کمپوزنگ: حجۃ الاسلام شیخ غلام حسن جعفری
ناشر: مجمع جہانی اہل بیتؑ
طبع اول: ۱۴۴۶ھ، ۲۰۲۵
مطبع: چاپ دیجیتال
تعداد: ۵۰

ISBN: 978-964-7756-34-1

www.ahl-ul-bayt.org--Info@ahl-ul-bayt.org

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

پتہ: نزد گلی نمبر ۶، جمہوری اسلامی بولیورڈ، قم، ایران۔ ٹیلی فون: ۰۰۹۸۲۵۳۲۱۳۱۲۲۱
بلڈنگ نمبر ۲۲۸، مد مقابل پارک لالہ، کشاورز بولیورڈ، تہران، ایران۔ ٹیلی فون: ۰۰۹۸۲۱۸۸۹۷۰۱۷۱

فہرست

پیش لفظ ۹
مقدمہ ۱۳

فسانۂ ابن سبا

تمہید ۱۶
ابوزہو ۲۱
شیخ محمد ابوزہرہ ۲۳
احمد امین ۲۶
کہاں سے کہاں تک؟ ۳۲
مآخذ ۴۳
طبری کی روایات ۴۸
سند ۵۱
فسانہ ابن سبا کی سند کے راویوں کا جائزہ ۵۴
تحقیقی جائزہ ۵۸
پہلا راوی: سری ۵۹
دوسرا راوی: شعیب ۶۱
تیسرا راوی: سیف بن عمر ۶۲
چوتھا راوی: عطیہ ۶۳
پانچواں راوی: یزید فقعسی ۶۳

www.ketab.ir

سیف بن عمر کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ ۶۴

کوثری کی زبانی کوثری کو جواب ۷۷

ابوذر غفاری ۸۲

عمار یاسر ۸۶

زید بن صوحان ۹۲

خلاصہ بحث ۹۶

www.ketab.ir

پیش لفظ

عصر حاضر تہذیبوں کی جنگ کا زمانہ ہے۔ تبلیغ کے مؤثر اسالیب سے استفادہ کر کے اپنے افکار کی نشر و اشاعت کرنے والا ہر مکتب اس میدان میں گوئے سبقت لے جائے گا اور اہل جہان کی فکر پر اثر انداز ہوگا۔

ایران میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد پوری دنیا کی نگاہیں ایک مرتبہ پھر اسلام اور شیعہ تہذیب کی طرف مرکوز ہو گئی ہیں۔ دشمنوں نے اس فکری و روحانی طاقت کو توڑنے کی غرض سے اور دوستوں نے انقلابی و تہذیبی تحریک کے نمونوں کی پیروی اور اس سے الہام گیری کی خاطر اس ناب اور تاریخ ساز تہذیب کے امّ القریٰ کی طرف آنکھیں باندھ رکھی ہے۔

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام نے خاندانِ عصمت کے پیروکاروں میں یکجہتی، ہمفکری اور باہمی تعاون کی ضرورت کو درک کرتے ہوئے دنیا بھر کے شیعوں کیساتھ ایک فعال رابطہ بر قرار کرنے اور فقہ جعفریہ کے مفکرین اور خلّاق شیعوں کی عظیم و کارآمد قوت سے استفادہ کرنے کی غرض سے اس میدان میں قدم رکھا ہے تاکہ سیمیناروں کے انعقاد، کتابوں اور تراجم کی نشر و اشاعت اور شیعہ افکار سے متعلق علمی مواد کا تبادلہ کر کے اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات اور اسلام ناب محمدی کو فروغ دے سکے۔

www.ketab.ir

خدا کا شکر ہے کہ رہبر معظم حضرت آیت اللہ خامنہ ای مدظلّہ کی اس حساس اور مکتب ساز میدان میں خصوصی ہدایات کی روشنی میں اہم اقدامات کیے گئے ہیں اور امید ہے کہ مستقبل میں یہ نورانی اور بنیادی نوعیت کی تحریک زیادہ سے زیادہ پھولے پھلے نیز آج کی دنیا اور قرآن و عترت کے درخشاں معارف کی تشنہ انسانیت زیادہ سے زیادہ اس مکتب کی روحانیت، عرفان اور ولایت کے حامل اسلام کے چشمہ رواں سے بہرہ مند اور سیراب ہو۔

ہمارا یہ یقین ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات کو صائب، ماہرانہ، منطقی اور استوار انداز سے پیش کر کے خاندان رسالت اور بیداری و حرکت و روحانیت کے پرچمداروں کی میراث کے ماندگار جلووں کو دنیا کے سامنے پیش کیا جاسکتا ہے اور اس کی بدولت ظہور سے پہلے ماڈرن جہالت، دنیا کو ہڑپ کرنے والوں کی آمریت و ہٹ دھرمی اور انسانیت و اخلاق سوز اقدار سے اکتائی ہوئی بشریت کو امام عصر علیہ السلام کی عالمی حکومت کا تشنہ و گرویدہ بنایا جاسکتا ہے۔

اس اعتبار سے ہم محققین اور مصنفین کی علمی کاوشوں اور تحققات کا استقبال کرتے ہیں اور خود کو ان مؤلفین اور مترجمین کا خادم سمجھتے ہیں جو اس بلند پایہ تہذیب کی نشر و اشاعت کی سعی کر رہے ہیں۔

ہمیں خوشی ہے کہ اس مرتبہ مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام کی ایک تحقیقی کتاب "اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات میں" کے عنوان سے آپ عزیزوں کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ یہ کتاب اس مقدس ادارے کے مایہ ناز محققین کی زحمتوں کا نتیجہ ہے کہ جسے لائق اور گرامی قدر مترجمین کی خامہ فرسائی نے اردو زبان کے قالب میں ڈھالا ہے اور ہم ان عالی قدر مؤلفین اور مترجمین کی توفیقات خیر کیلئے دعا گو ہیں۔

یہاں ہم اس کتاب کی تخلیق کیلئے سعی و کوشش کرنے والے ادارہ ترجمہ کے تمام عزیز دوستوں اور مخلص ساتھیوں کی بھی صدق دل سے قدر دانی کرتے ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ تہذیبی جنگ کے میدان میں اٹھایا جانے والا یہ چھوٹا سا قدم، صاحبِ ولایت کی خوشنودی و رضامندی کا مشمول قرار پائے!

شعبہ تہذیب و ثقافت

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

www.ketab.ir

مقدمہ

الحمد رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا و نبیّنا محمد وآلہ الطاہرین

عبداللہ ابن سبا کی شخصیت اور شیعہ تاریخ میں اس کی حیثیت کے بارے میں ہم سے کئی سوالات کیے گئے ہیں ہم واضح طور پر مشاہدہ کرتے ہیں کہ ان میں سے بعض سوالات کا مقصد حقیقت سے آشنائی ہے اور سوال کرنے والا اس موضوع پر توجہ مبذول کرنے کا خواہاں ہے۔ عالمی مجلس اہل بیت نے اس بارے میں حقیقۃ التشیع کے نام سے ایک گرانقدر کتاب مرتب کی ہے۔ یہ کتاب شیعہ مذہب، اس کے مختلف پہلوؤں اور دین اسلام کے اندر شروع سے اب تک اس مذہب کے ممتاز مقام کے بارے میں صاحبِ فکر و نظر قاری کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔

اس کے برخلاف مذکورہ سوالوں میں سے بعض وہ ہیں جن کا مقصد حقیقت فہمی نہیں بلکہ یہ سوالات کینہ و عداوت اور تعصب کی بنیادوں پر استوار ہیں اور ان میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ اسلامی مذاہب کے درمیان مخاصمت کا بیج بویا جائے اور مسلمانوں کی صفوں میں شگاف ڈالا جائے تاکہ عالمی استکباری قوتوں کے معاندانہ اہداف کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

مقام افسوس ہے کہ ہمارے دور میں دشمنانِ اسلام کے بعض نمک خواروں اور گماشتوں نے تشیع کو بدنام کرنے کی کوشش شروع کر رکھی ہے۔ ان کی پوری کوشش

www.ketab.ir

ہوتی ہے کہ وہ مومنین (اہل بیت کے پیروکاروں) پر مختلف قسم کے بے بنیاد الزامات لگائیں۔ ان الزامات اور تہمتوں میں سے ایک عبد اللہ بن سبا کا افسانہ ہے جس کی وہ ہمیشہ رٹ لگاتے ہیں۔

وہ برملا اعلان کرتے ہیں کہ شیعہ مذہب کی بنیاد اس یہودی شخص نے رکھی تھی۔ یوں یہ شیعہ دشمن عناصر ظالم عالمی استعماری نظام کا آلہ کار بنتے ہوئے ان کے مقاصد کی تکمیل کرتے ہیں۔

ان کا اصل ہدف یہی ہے۔ اس قسم کے لوگ نہ حق کی بات سننے والے کان رکھتے ہیں اور نہ اسے درک کرنے والے دل رکھتے ہیں۔ ان کے ساتھ گفتگو بے ثمر ہے کیونکہ یہ وہی سفہاء اور جاہل عناصر ہیں جن کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے: ﴿ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ﴾[۱] (اے رسول! آپ ان نادانوں سے رو گردانی اختیار کریں۔)

ان سب کے باوجود اگر ان میں کوئی مرد ایسا ہو جو حق اور ہدایت کے راستے پر چلنے کا خواہاں ہو تو اسے ہم یگانۂ روزگار مسلمان مفکر علامہ اسد حیدر کی گرانقدر کتاب "الامام الصادق والمذاہب الاربعۃ" میں عبد اللہ بن سبا کے افسانے سے مربوط حقائق کا مطالعہ کرنے کی دعوت دیں گے۔

موصوف نے اس کتاب میں اس موضوع پر ہر لحاظ سے سیر حاصل بحث کی ہے۔

مجمع جہانی اہل بیت نے اس کتاب پر تحقیقی کام کیا ہے، اس کے متن کو نئے سرے سے سنوارا ہے نیز عبد اللہ بن سبا کے فسانے سے مربوط بعض نکات کا اضافہ کیا ہے۔ ادارے

۱۔ اعراف/۱۹۹۔

www.ketab.ir

نے اسے سلسلہ وار تحقیقی مباحث "فی رحاب اہل البیت" (اہل بیت کی تعلیمات میں) کی ۴۳ ویں جلد کی شکل میں اسے اربابِ فکر و نظر کے سامنے پیش کیا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں حق کے راستے کو پانے اور اس پر گامزن رہنے کی توفیق عنایت کرے۔ بے شک وہی ہمارے لئے کافی ہے اور اسی پر بہترین بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔

www.ketab.ir

فسانۂ ابن سبا

تمہید

www.ketab.ir

تاریخ اسلام پر لکھی جانے والی بہت کم کتابیں ایسی ملیں گی جن میں عبد اللہ بن سبا کی بحث نہ چھیڑی گئی ہو۔ اس خیالی شخصیت کو مختلف شکلوں اور متنوع صورتوں میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ ایک ایسا سورما تھا جو خطرات کی موجوں میں غوطہ زن ہوتا تھا نیز سیر وسفر اور جہاں نوردی کی صعوبتوں کو برداشت کرتا تھا۔ وہ مدینہ سے مکہ، مکہ سے بصرہ، بصرہ سے کوفہ اور وہاں سے شام کا سفر طے کرتا تھا، پھر وہ چٹیل میدانوں اور صحراؤں کا سینہ چیرتے ہوئے جگہ جگہ جا پہنچتا تھا۔ وہ برقِ خاطف، کرشماتی موجوں اور آوز کی رفتار سے محو حرکت رہتا تھا۔

وہ شرک والحاد کی دعوت دیتا تھا، لوگوں کو اپنے افکار سے گمراہ کرتا تھا اور اپنی گفتگو سے اذہان و عقول میں زہر بھرتا تھا۔ وہ یہودی عقائد اور زرتشتی نظریات کا پرچار کرتا تھا اور لوگوں کے عقول وافکار پر چھا جاتا تھا۔ اس کی ہر بات مانی جاتی تھی اور اس کے ہر امر کی اطاعت کی جاتی تھی۔ وہ اپنی عصا سے عرب معاشرے کو ہانک کر جہاں چاہے لے جاتا

تھا، یہاں تک کہ صحابہ کی ایک جماعت نے اس کی حامی بھر لی اور (نعوذ باللہ) اس کے اصولوں کو اپنا لیا۔ ان مورخین کا یہ بیان کس قدر سنگین ہے۔

تاریخِ اسلام کا چہرہ مسخ کرنے والے ان لکھاریوں کے بقول (خدا کی پناہ) حضرت ابوذر اور حضرت عمار یاسر، عبد اللہ بن سبا کے افکار سے متاثر ہو کر اس کی دعوت میں اس کے مددگار اور اس کے عقائد و نظریات کے مبلغ بن گئے حالانکہ حضرت ابوذر مکتب رسول کے شاگرد رشید تھے اور آنحضرت ﷺ نے آپ کی سچائی کی گواہی دی تھی۔ ادھر عمار یاسر وہ تھے جنہوں نے اپنے باپ اور اپنی ماں کے ہمراہ مشرکین مکہ کے ہاتھوں سخت ترین سزاؤں کا سامنا کیا تھا۔ ان افسانہ پرداز اربابِ قلم کے مطابق اللہ کے مال میں لوٹ کھسوٹ کرنے والے اور اللہ کے بندوں کو اپنا مملوک بنانے والے مفاد پرستوں کے خلاف حضرت ابوذر کا قیام ابن سبا کی سازشوں کا نتیجہ تھا نیز حضرت عثمان کے خلاف حضرت ابوذر کی تحریک ابن سبا کی سازشوں کا کرشمہ تھا۔ ان کے بقول جنگ جمل اور جنگ صفین عبد اللہ بن سبا کی سخت پالیسیوں اور اس کے حکم کے نتیجے میں وقوع پذیر ہوئیں۔ نیز شیعہ عقائد کی بنیادیں ابن سبا کے افکار و آرا پر مبنی ہیں وغیرہ وغیرہ۔۔۔

عقل و خرد کی بیہودگی، فکر و نظر کی زبوں حالی، اہداف و مقاصد کی پستی، حق کے ضیاع اور باطل کے ظہور کی انتہا ہو گئی۔

انسان کو درپیش سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ عقل اور حقیقت کے درمیان جہل کا پردہ حائل ہو جائے نیز فکر انسانی اختلافات، خرافات اور گمراہیوں کے گرداب میں پھنس جائے جس کے نتیجے میں انسان ابن سبا کے جھوٹے افسانے کی تصدیق کرے اور ایسی تحریریں سامنے آئیں جنہیں باطل ثابت کرنے کے لئے اس وقت ہم کوشاں ہیں۔

www.ketab.ir

اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہم پیچھے پلٹ کر ماضی کا جائزہ لیں تاکہ اس افسانے کی پیدائش کی حقیقت کا پردہ چاک کریں اور ان باطل افکار کے حقیقی عوامل سے آشنا ہوں۔ یہ وہ باطل افکار ہیں جو عرصۂ دراز سے بعض مرموز سیاہ ہاتھوں کے زیر سایہ آرام و سکون اور خاموشی کے ساتھ پروان چڑھتے رہے ہیں۔

دینی مقدسات کے ساتھ کھیلنے والے یہ سیاہ ہاتھ جو مسلمانوں کے اتحاد کی راہ میں روڑے اٹکاتے رہے ہیں آج کپکپاہٹ اور لرزش کے ساتھ حرکت کر رہے ہیں کیونکہ اب وہ وقت آپہنچا ہے کہ ان کا پردہ چاک کیا جائے اور ان عوامل کی رسوائی کا نقارہ بجایا جائے۔

اختلاف و افتراق کے خطرات کا سد باب کرنے کی ضرورت کے شعوری احساس نے ان سازشی عناصر کے کانوں میں خطرے کی گھنٹی بجادی ہے۔

وہ لوگ سخت غلطی اور اشتباہ کا شکار ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ آج کے دور میں ابن سبا کے مسئلے کو چھیڑنے اور اس کا ڈھنڈورا پیٹنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ زمانہ بدل چکا ہے اور ان واقعات کو جو ماضی کے سینے میں دفن ہو چکے ہیں دوبارہ کریدنا اور گردشِ زمانہ کے باعث طاقِ نسیان کی نذر ہونے والے اوراق کو دوبارہ کھولنا دانشمندی اور درست اقدام نہیں ہے۔

اس کے جواب میں ہم عرض کریں گے کہ عبد اللہ بن سبا کا مسئلہ ایسا نہیں ہے جس کی بساط لپیٹ دی گئی ہو اور جس کا مقدمہ داخل دفتر ہو چکا ہو اور جس کے آثار طاقِ نسیان کی نذر ہو گئے ہوں بلکہ یہ مسئلہ ہر دور میں تازہ رہا ہے۔ گردشِ ایام کی طوالت اور قدامت اسے فرسودہ نہیں بنا سکی ہے بلکہ ہر دور میں اس کی ترویج و اشاعت ہوتی رہی ہے۔ عصر حاضر کے اکثر لکھاری تشیع کا چہرہ داغدار کرنے کے لئے عبد اللہ بن سبا کے افسانے کا سہارا

www.ketab.ir

لیتے ہیں۔ ان لکھاریوں میں سر فہرست وہ بزرگ شخصیات ہیں جن کی اصل ذمہ داری تو یہ تھی کہ اختلاف کے شگاف کو پر کریں نیز تاریک ادوار اور بے رحم حالات کی وجہ سے پیدا ہونے والی خرابیوں کی اصلاح کریں۔ ان میں وہ اساتذہ بھی نظر آتے ہیں جن سے یہ امید تھی کہ وہ ملتِ اسلامیہ کی نئی پود اور نوجوان نسل کے اذہان و قلوب کو اس طرح سے منور کریں جو تمام مسلمانوں کے لئے سود مند ہو۔

لیکن صد افسوس کہ وہ ان عوامل کے آگے سر تسلیم خم ہو گئے ہیں جن کے مقابلے میں آگاہی اور بیداری پر مبنی موقف اختیار کرنا ان کے لئے زیادہ سزاوار تھا۔ ان مسلمان دانشوروں کو چاہیے تھا کہ وہ اپنی سنگین ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے نسل نو کی تربیت اور امت مسلمہ کی خدمت کی خاطر حقائق کو صحیح طریقے سے نقل کرنے نیز نقد و نظر کا عادلانہ اور معتدل طریقہ اپنانے کی کوشش کرتے اور اس سلسلے میں اسلام کے راہنما اصولوں کی پیروی کرتے۔

لیکن مقام افسوس ہے کہ ان حضرات نے بہت سی باتوں کو ان کی صحت کی تحقیق کیے بغیر اور موثق مآخذ کی طرف رجوع کیے بغیر نقل کیا ہے۔ اس سہل انگاری کی واضح ترین مثال عبد للہ بن سبا کے فسانے کو ایک ناقابلِ تردید اور ناقابلِ تکذیب قطعی دلیل اور واضح برہان کے طور پر دل خواہ انداز سے نقل کرنے کی روش ہے۔ یہ جھوٹا اور خود ساختہ افسانہ صدیوں سے لوگوں کے درمیان گردش کر رہا ہے لیکن ان افسانہ تراشوں کو یہ دیکھنا ہو گا کہ کل جب لوگوں کے افکار و اذہان سے غلط فہمیوں کے یہ بادل چھٹ جائیں گے اور غلط پراپیگنڈوں کے پردے ہٹ جائیں گے نیز بیدار نسلیں عقل و منطق سے متصادم باتوں پر تنقید کا سلسلہ شروع کریں گی تو سب کچھ طشت از بام ہو جائے گا۔ چنانچہ ہم آج

www.ketab.ir

بھی بہت سارے اربابِ قلم اور دانشوروں کو دیکھتے ہیں جو عقل سلیم کے راستے پر گامزن ہو کر اور فکری غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر عبد للہ بن سبا کے جعلی افسانے کا انکار کر رہے ہیں، اس کے کھوٹ کو ظاہر کر رہے ہیں اور اس کے التباسات کو برملا کر رہے ہیں۔ ان حالات میں یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ اس جھوٹے افسانے کی ترویج اور نشر واشاعت کرنے والوں کے بارے میں لوگوں کا نقطہ نظر کیا ہوگا۔ ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی بعثت سے لے کر اب تک کے تاریخی حقائق کی بے لاگ چھان بین کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

ہمارے خیال میں یہ عمل "ماضی کے گھڑے مردے اکھیڑنے" سے عبارت نہیں کیونکہ تشیع کی جڑیں رسالت کے زیر سایہ پروان چڑھی ہیں اور رسالت کے ہمراہ ہی اس کا بیج اگا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی رسالت، آپ کی سیرت، امام علی کی ولایت، نیز دین اور دعوتِ نبوی کی حفاظت میں اوصیائے رسول کے کردار سے مربوط حقائق وہ امور ہیں جن کا تاریخی وقائع کے ساتھ گہرا تعلق ہے تاریخ کا جوہر ان حقائق کے دامن میں محفوظ ہے۔

اگر ہم تاریخ کے مختلف ادوار میں اہل بیت اطہار علیہم السلام اور ان کے پیروکاروں کے خلاف دشمنوں کے مسلسل حملوں اور معاندانہ طرز عمل پر نظر کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مقصد ان مفادات کا تحفظ ہے جن پر اسلام نے پانی پھیر دیا تھا یا وہ سیاسی اغراض ہیں جن کے ساتھ خدا کا دین برسرپیکار ہے۔ عبداللہ بن سبا کا قصہ بھی دین حق اور حق پرستوں کے دشمنوں نیز داعیانِ عدل کے ساتھ برسرپیکار قوموں کی کوششوں کا ایک

www.ketab.ir

نمونہ ہے۔ اس کوشش کا مقصد اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات، سیرت اور اقدار کو داغدار بنانا نیز ان کی تابناک اور شفاف تاریخ کا چہرہ مخدوش کرنا ہے۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج بھی ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو علم و عقل کی بنیادوں پر استوار معیاروں اور اصولوں سے چشم پوشی کرتے ہوئے اس قسم کے افسانوں کو مان لیتے ہیں حالانکہ اس جھوٹے قصے کی خودساختگی کے مختلف پہلو واضح اور عیاں ہیں۔

یہاں ہم بطور نمونہ عبداللہ بن سبا کے بارے میں مذکورہ لکھاریوں میں سے بعض کی تحریروں کا ذکر کریں گے اور دیکھیں گے کہ انہوں نے ان سے کیا نتائج اخذ کئے ہیں۔ اس بارے میں ان کی بحثوں کا کیا محور رہا ہے۔ ان لکھاریوں میں سے بعض یہ ہیں:

ابوزہو

شیخ محمد "ابوزہو" جامعۃ الازہر کے ایک عالم اور اصول فقہ کالج کے موجودہ استاد ہیں۔[1] موصوف نے اپنی ایک تحریر میں (جس کا موضوع "التشیع ستار لاعداء الاسلام" ہے) لکھا ہے:

یہ بات یقینی ہے کہ تشیع ایک ایسا پردہ ہے جس کے پیچھے اسلام کے بہت سے ایرانی، یہودی، رومی اور دیگر دشمنوں نے اپنے آپ کو چھپالیا ہے تاکہ وہ اس دین (اسلام) کے خلاف سازش کریں اور اس اسلامی نظام حکومت کو سرنگوں کریں۔

۱۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب الامام الصادق والمذاہب الاربعۃ کے مؤلف یہ کتاب تالیف کر رہے تھے۔